فہرست نوحہ جات

نمبر شمار	مطلع	درحال	شاعر	صفحہ نمبر
۱	حضرتؐ کی جدائی میں تڑپتا ہے دلِ زار یا احمدؐ مختار	شہادت رسولِؐ خدا	شوکت	۳۸۱
۲	حیدرؑ اٹھا رہے ہیں جنازہ رسولؐ کا	,,	حلمی	۳۸۱
۳	حیدرؑ اٹھا رہے ہیں جنازہ بتولؑ کا	شہادت حضرت سیدہؑ	صائم	۳۸۲
۴	کہتے تھے حیدرؑ لاش سے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے	,,	شوکت	۳۸۳
۵	آتے ہیں شبیرِؑ خدا خوں میں نہائے ہوئے	شہادت حضرت امیرؑ	نگیں	۳۸۳
۶	آج مسجد میں ستمگر نے علیؑ کو مارا	,,	حلمی	۳۸۴
۷	کرتے ہیں مومن بکا اے حسنؑ مجتبیٰ	شہادت امام حسنؑ	زخمی	۳۸۴
۸	نوحہ یہ زینبؑ کا تھا اے حسنؑ مجتبیٰ	,,	حسینی	۳۸۵
۹	در پہ آزار مسلمؑ ہر ستم ایجاد ہے	شہادت حضرت مسلمؑ	زائر	۳۸۶
۱۰	مسلمؑ کے جگر بند یہی کہتے تھے رو کر حارث نہ جفا کر	شہادت طفلان حضرت مسلمؑ	برق	۳۸۶
۱۱	وطن چھٹتا ہے گھر سے دلبرِ حیدرؑ نکلتے ہیں	سفر امام حسینؑ	سعید	۳۸۷
۱۲	رو کے کہتی تھیں یہی با دلِ نالاں صغراؑ	رخصت حضرت فاطمہ صغراؑ	رضی	۳۸۷
۱۳	سر پیٹو محبو کرو تم گریہ و ماتم آیا ہے محرم	آمد محرم	سجاد	۳۸۸
۱۴	لاشے کو لئے گود میں فرماتے تھے سرورؑ اے حُرؑ دلاور	شہادت حضرت حُرؑ	رضا	۳۸۹
۱۵	کہتے تھے آلِ عباؑ مر گئے زینبؑ کے لال	شہادت عونؑ و محمدؑ	قدیر	۳۸۹
۱۶	تھا یہ ماں کا سخن قاسمؑ گلبدن	شہادت حضرت قاسمؑ	سجاد	۳۹۰
۱۷	کہتے تھے شاہِ ہدا خون سے تر ہے علم	شہادت حضرت عباسؑ	مقدس	۳۹۱
۱۸	دم توڑتے ہیں نہر پہ عباسؑ یا علیؑ	,,	حلمی	۳۹۲

نمبر شمار	مطلع	درحال	شاعر	صفحہ نمبر
۱۹	سینہ پہ رکھے ہاتھ یہ اکبرؑ نے سنا بابا منہ پھیر لو بابا	شہادت حضرت علی اکبرؑ	داور	۳۹۳
۲۰	کرتی تھی بانو فغاں مر گئے اکبرؑ جواں	,,	آمنہ	۳۹۳
۲۱	کہتی تھی اصغرؑ کی ماں اے مرے غنچہ دہاں	شہادت حضرت علی اصغرؑ	مقدس	۳۹۴
۲۲	دیدار مجھے دکھلا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ	,,	زائر	۳۹۴
۲۳	کہتے تھے شاہِ ہدا جاتے ہیں مرنے کو ہم	آخری رخصت امام حسینؑ	ناز	۳۹۵
۲۴	دو روز کے پیاسے ہائے حسینؑ	شہادت امام حسینؑ	ناجی	۳۹۶
۲۵	شبیرؑ کو سر دے کر اسلام بچانا ہے	,,	نجم	۳۹۷
۲۶	پھر عالم نو میں کرم عام رہے گا	,,	,,	
۲۷	فاطمہؑ کرتی تھی یہ کہہ کر بکا ہائے مرے گودی کے پالے حسینؑ	,,	لائق	۳۹۸
۲۸	پیاسا گلا لعینوں نے کاٹا حسینؑ کا	,,	بسمل	۳۹۸

کہا قاتل نے کہ اے بادشہِ عرش نشیں (۲۰) پانی دینے کا دمِ ذبح مجھے حکم نہیں
رو کے قاتل سے یہ فرمانے لگے سرورِ دیں / دور کیا ہے کہ ہے اب چشمۂ کوثر بھی قریں
ذبح ہونے کو امامِ دوسرا حاضر ہے
لے چھری پھیر کہ یہ خشک گلا حاضر ہے

شمرؔ یہ سن کے لگا کاٹنے حضرت کا گلا (۲۱) زور کرتا تھا مگر حلق پہ خنجر نہ چلا
بولا آہستہ وہ آغوشِ محمدؐ کا پلا / منہ اسی جا ہے مکرر مرے نانا نے ملا
میں یہ کہتا نہیں گردن پہ نہ خنجر رکھ تو
اک ذرا تیغ کو اس جا سے ہٹا کر رکھ تو

واں سے سرکا لیا خنجر کو ستم گار نے جب (۲۲) اٹھ کے پھر سجدے میں خم ہو گیا وہ عاشقِ رب
سر کو بیٹا کئے ناموسِ شہنشاہِ عرب / شمرؔ نے رحم نہ بیکس پہ کیا ہائے غضب
کیا کہوں حلق کو کس جور و جفا سے کاٹا
سرِ فرزندِ پیمبرؐ کو قفا سے کاٹا

نوحہ ۱

وفات رسولِ خدا

حضرت کی جدائی میں تڑپتا ہے دلِ زار یا احمدِ مختار / امت پہ فدا کر دیا شبیرؑ سا دلدار یا احمدِ مختار
بیٹھے نہ کبھی زیرِ فلک چین سے دم بھر اے شافعِ محشر / امت نے دیئے آپ کو آزار پہ آزار یا احمدِ مختار
دل آپ کا بے وجہ لعینوں نے دکھایا دنیا نے ستایا / تھے آپ نہ دولت کے نہ دنیا کے طلبگار یا احمدِ مختار
ظاہر میں تھے سب دوست مگر دشمنِ جاں تھے مردودِ جہاں تھے / بعد آپ کے کیا کیا نہ کیا ظلم کا اظہار یا احمدِ مختار
دروازہ گرا زخمی ہوا پہلوئے زہراؑ اور ایک یہی کیا / بے دینوں نے بیکس کو دیئے سینکڑوں آزار یا احمدِ مختار
تھی موعلیؑ کو یہ ہیں زہراؑ کی جدائی پھر تیغ بھی کھائی / آخر کو ستم سہہ کے اٹھے حیدرِ کرار یا احمدِ مختار
پھر زہر سے مارا حسنؑ سبز قبا کو پابندِ بلا کو / بیکس کے جنازے پہ ہوئی تیروں کی بوچھار یا احمدِ مختار
شبیرؑ کا مرنا تو قیامت تھا غضب تھا واحسرتا و دردا / وہ تشنہ لبی بے وطنی اور وہ آزار یا احمدِ مختار
زخم اتنے سہے دل پہ یہ حضرت کا جگر تھا سب پیشِ نظر تھا / گھر لٹ کے ہوئے بخششِ امت کے طلبگار یا احمدِ مختار
ہے مو غلاموں کیلئے آپ کی رحلت اے شافعِ امت / دل سینوں میں روتے ہیں ہر اک چشم ہے خونبار یا احمدِ مختار
حضرت سے غلامی کی سند لیکے ٹلوں گا ہے عشق کا دعویٰ / کہہ دیجئے شوکت ہے مرے گھر کا گنہگار یا احمدِ مختار

نوحہ ۲

وفات رسولِ خدا

حیدر اٹھا رہے ہیں جنازہ رسولؐ کا / ماتم سرا بنا ہے مدینہ رسولؐ کا

بے حال ہے رسُولؐ کی دُختر حسینیو
دو فاطمہؑ یتیم کو پُرسہ رسُولؐ کا

جاتے ہو چھوڑ کر ہمیں اے ناناجان کہاں
کہتا ہے رو کے چھوٹا نواسہ رسُولؐ کا

سر کو جھکاتے روتی ہے بابا کی سوگوار
زہراؑ کی موت ہوگئی مرنا رسُولؐ کا

رونا وہ سیّدہؑ کا وہ کہنا حسینؑ کا
اماں پتہ بتا دیتے نانا رسُولؐ کا

ہے وامحمدا کی صدا ہر طرف بلند
روتا ہے جو ہے قلب سے شیدا رسُولؐ کا

حیدرؑ لِٹا رہے ہیں لحد میں رسُولؐ کو
سر پیٹتا ہے قبر پہ کنبہ رسُولؐ کا

ہوتے ہیں آج صاحبِ معراج زیرِ خاک
چھپتا ہے ہائے چاند سا چہرہ رسُولؐ کا

بارِ اِلٰہ بس یہی حلمی کی ہے دُعا
بابا کو میرے بخش دے صدقہ رسُولؐ کا

نوحہ ۳

وفات حضرت سیّدہؑ

فضہ پکاری پیٹ کر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو
روتے ہیں شبیرؑ و شبرؑ بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

تم کو حسنؑ کا واسطہ بہرِ حبیبِ کبریا
گریہ کناں ہے سارا گھر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

آئے ہیں محبوبِ خُدا پا برہنہ ہے سر کھُلا
از بہر تعظیم پدر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

کلثومؑ گریباں چاک ہے زینبؑ کے سر پر خاک ہے
کہتی ہیں ہے اماں کدھر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

تھا آپ سے روشن مکاں اے بنتِ شاہِ دوجہاں
سنسان نظر آتا ہے گھر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

صمصام فضہ کہتی تھی زہراؑ کی میت سے یہی
رو رو کے اور سر پیٹ کر بی بی اُٹھو بی بی اُٹھو

نوحہ ۴

وفات حضرت سیّدہ

کہتے تھے حیدرؑ لاش سے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے
اب دردِ دل کس سے کہے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

جب تم سے ہمدم اُٹھ گئے پھر زندگی کس کام کی
کہدو تم انصار سے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

اے بنتِ سلطانِ عربؐ ہوں فرطِ غم سے جاں بلب
بے تاب ہے دل درد سے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

تم سے منور تھا یہ گھر جیتا تھا تم کو دیکھ کر
بتلاؤ تم سے چھوٹ کے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

دنیا میں تم اے با وفا تھیں یادگارِ مصطفٰےؐ
تم سے تسلی تھی مجھے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

تم سے تھا لُطفِ زندگی جب تم جہاں سے اُٹھ گئیں
پھر زندگی سے کیا مجھے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

بچوں کو میری آس ہے یاں زندگی سے یاس ہے
تم نے مجھے سونپا کسے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

آتی تھی شوکت برملا قبرِ نبیؐ سے یہ صدا
بیٹی پیمبرؐ کیا کرے زہراؑ علیؑ کیونکر جیئے

نوحہ ۵

شہادت جنابِ امیرؑ

آتے ہیں شیرِ خدا خوں میں نہائے ہوئے
آج ہے عرشِ عُلا خوں میں نہائے ہوئے

تیغِ جفا چل گئی۔ شق ہوا فرقِ علیؑ
ربی الاعلیٰ کہا۔ خون میں نہائے ہوئے

نفسِ پیمبرؐ علیؑ۔ ساقیٔ کوثر علیؑ
غش پہ غش کھا رہا۔ خون میں نہائے ہوئے

ہائے غضب شق ہے سر ریش ہوا تر بتر
آج ہے شاہِ ہدا۔ خون میں نہائے ہوئے

آگئی در کے قریں ثانیٔ زہرا حزیں — آئے شہ لافتیٰ خون میں نہائے ہوئے
ایسا ہے کچھ زخم سر۔ لاتے ہیں دونوں پسر — لاشۂ مشکل کشا۔ خون میں نہائے ہوئے
خاک اڑا اے نگیں قتل ہوئے شاہ دیں — خانۂ حق سے گیا۔ خون میں نہائے ہوئے

نوحہ ۶

شہادت جنابِ امیرؑ

آج مسجد میں ستمگر نے علیؑ کو مارا — گھر بیں اللہ کے دامادِ نبیؐ کو مارا
زوجِ احمدؐ کی یہ کہتی ہے اخی کو مارا — شور سبطین میں ہے ہائے ابی کو مارا
جس کے دروازے سے پلتے تھے ہزاروں لاکھوں — عبدِ رحمان نے آج ایسے سخی کو مارا
ہوگیا خوں سے ہمارے نبیؐ کا مصلیٰ رنگیں — غل ہے مسجد میں کہ سجدے میں ولی کو مارا
پاس آقا کے نمک کا بھی نہ آیا اس کو — ہائے کیونکر ابنِ ملجمؔ نے علیؑ کو مارا
آلِ احمدؐ میں قیامت ہے بپا واویلا — بے خطا ہائے محمدؐ کے وصی کو مارا
آج ہوائیں محلے کی یہ چلاتی ہیں — پالنے والے کو مولا کو سخی کو مارا
کیا نہ تھا یاد اسے لحمک لحمی حلمی — کس خطا پر ابنِ ملجم نے علیؑ کو مارا

نوحہ ۷

شہادت امام حسنؑ

کرتے ہیں مومن بکا اے حسنؑ مجتبیٰ — حال ہے سب کا برا اے حسنؑ مجتبیٰ

لاش سے لپٹی ہوئی کہتی ہے بنتِ علیؑ — ہائے میں تم پر فدا اے حسنؑ مجتبیٰ
منہ سے نہیں بولتے آنکھ نہیں کھولتے — گھر میں ہے محشر بپا اے حسنؑ مجتبیٰ
دوست ہیں سب بیقرار روتے ہیں اب زار زار — کہہ کے یہی جابجا اے حسنؑ مجتبیٰ
تھے وہ شقی کیا شریر مارے جنازے پہ تیر — لاش پہ بھی کی جفا اے حسنؑ مجتبیٰ
زینبؑ خستہ جگر روتی ہے سر پیٹ کر — منہ سے تو بولو ذرا اے حسنؑ مجتبیٰ
تم پہ آیا ترس کچھ نہ کیا پیش و پس — زہر دیا بے خطا اے حسنؑ مجتبیٰ
زخمیؔ دل خستہ اب رنج سے ہے جاں بلب — ہے یہی اس کی صدا اے حسنؑ مجتبیٰ

نوحہ ۸

شہادت امام حسنؑ

نوحہ یہی زینبؑ کا تھا اے حسنؑ مجتبیٰ — آگئی کیسی قضا اے حسنؑ مجتبیٰ
آپ کو اکثر دیا زہر ستمگار نے — چین نہ دم بھر ملا اے حسنؑ مجتبیٰ
چھن گیا حق آپ کا ہوگئی کیا کیا جفا — اف نہ زباں سے کیا اے حسنؑ مجتبیٰ
جعدۂ ملعونہ نے زہر یہ کیسا دیا — ٹکڑے جگر ہوگیا اے حسنؑ مجتبیٰ
منہ سے کلیجے کے سب ٹکڑے گرے طشت میں — مرگئے سہہ کر جفا اے حسنؑ مجتبیٰ
بھائی کو بیوہ بنے دیکھوں میں کس طرح سے — کیا یہ ستم ہوگیا اے حسنؑ مجتبیٰ
آج سے بن باپ کے آپ کے بچے ہوئے — سب کو ہے صدمہ بڑا اے حسنؑ مجتبیٰ
نانا کے پہلو میں آہ دفن نہ ہونے دیا — ظلم میں یہ کیسا ہوا اے حسنؑ مجتبیٰ
لاش پہ ناوک چلے تیر بدن پر لگے — ہوگئی کیا کیا جفا اے حسنؑ مجتبیٰ

چھوٹی بہن کو ہے غم بھائیوں کو ہے الم
دم ہے لبوں پر مرا اے حسنِ مجتبےٰ

روکی حسینی قلم اب نہیں تابِ رقم
کرتی ہے زینبؑ بکا اے حسنؑ مجتبےٰ

نوحہ ۹

شہادت حضرت مسلمؑ

در پئے آزارِ مسلمؑ ہر ستم ایجاد ہے
کربلا سے پہلے کوفہ مائلِ بیداد ہے

راستے میں شاہ سے رو کر یہ قاصد نے کہا
گردنِ مسلمؑ ہے اب اور خنجرِ فولاد ہے

ہائے کیا مہماں بلا کر کوفیوں نے کی دغا
نرغۂ اعدا میں آقا مسلمؑ ناشاد ہے

بھائی کا تنہائی کا بچوں کا غم گھر کا الم
ایک جانِ ناتواں پہ کس قدر بیداد ہے

فکر اپنی زندگی کی اس مجاہد کو نہیں
آپ ہی کے دم کی خاطر نالہ و فریاد ہے

لال اس مظلوم کے دربدر بے خانماں
کون پوچھے اُن سے تم پر آج کیا بیداد ہے

منتظر ہر راہ پر منزل میں ہے پیکِ اجل
تاک میں بیٹھا ہوا ہر موڑ پر جلاد ہے

باپ کی اُلفت سے بڑھ کر ہے عقیدت آپ سے
ماں کی شفقت سے سوا حضرت کی شفقت یاد ہے

مجھ سے سن زائرؔ فسانہ مسلمِؑ مظلوم کا
غم کی بستی سینۂ سوزاں میں اک آباد ہے

نوحہ ۱۰

شہادت پسران حضرت مسلمؑ

مسلم کے جگر بند یہی کہتے تھے رو کر حارثؔ نہ جفا کر
مت مار ہمیں بیچ لے بازار میں چل کر حارثؔ نہ جفا کر

زر مال کا طالب ہے تو چل سوئے مدینہ پائے گا خزینہ
خوش ہونگے علیؑ فاطمہؑ زہراؑ و پیمبرؐ حارثؔ نہ جفا کر

عمو مرے شبیرؑ تجھے مال بھی دینگے مہماں بھی کرینگے
احسان ترا مانیں گے عباسؑ دلاور حارثؔ نہ جفا کر

دنیا بھی ملیگی تجھے عقبیٰ بھی یقیں جان کیوں ہوتا ہے ناداں
اور حلۂ جنت بھی تجھے دینگے پیمبرؐ حارث نہ جفا کر

واللہ سفارش تری زہراؑ سے کرینگے ممنون ہیں گے
اور اسکے سوا دینگی زر و مال بھی مادر حارث نہ جفا کر

دریا کے کنارے کیا ہے انہیں بیجاں ہم تیرے ہیں مہماں
کہتے تھے اے برق یہی دونوں برادر حارثؔ نہ جفا کر

نوحہ ۱۱

سفرِ امام حسینؑ از مدینہ منورہ

وطن چھٹتا ہے گھر سے دلبرِ حیدرؑ نکلتے ہیں
رسول اللہؐ قبرِ پاک سے باہر نکلتے ہیں

حرم شبیرؑ کے خیمے سے ننگے سر نکلتے ہیں
ہزار افسوس وہ بے مقنع و چادر نکلتے ہیں

سلاسل میں مسلسل عابدؑ مضطر نکلتے ہیں
حرم سب پیچھے پیچھے خیمے سے باہر نکلتے ہیں

قلق ہے حال پر معصوموں کے روتے ہیں شہزادیں
در خیمہ سے بچے لے کے جب ساغر نکلتے ہیں

فلک روتے ہیں جن کے چادرِ تطہیر آئی ہو
سرِ بازار وہ بے مقنع و چادر نکلتے ہیں

ہزار افسوس راہِ شام میں خوش ہوتے ہیں ناری
شہیدانِ جفا کے جس طرف سے سر نکلتے ہیں

سعیدِ زار جن کو دل سے اُلفت ہے شہِ دیں کی
وہ بحرِ عشق کے ڈوبے لبِ کوثر نکلتے ہیں

نوحہ ۱۲

رخصت فاطمہ صغراؑ

روکے کہتی تھیں یہی بادلِ نالاں صغراؑ
کچھ خبر بھی ہے پدر روتی ہے بے جاں صغراؑ

تارے گِن گِن کے تصور میں گزارے کب تک — کون سرور سے کہے حالِ پریشاں صُغراؑ
غمِ اکبرؑ میں اگر رو کے سحر کرتی ہے — یادِ خواہر میں ہوئی جاتی ہے بے جاں صُغراؑ
ہونے والا ہے تجھے جو غم اندوہ و ملال — دل دکھاتا ہے ترا وہ غمِ پنہاں صُغراؑ
غم نے صورت وہ بنائی ہے پریشانی کی — غیر ہوتے ہیں ترے حال پہ گریاں صُغراؑ
یہ عادی تھی بھرے گھر میں بسر کرنے کی — اب اکیلے میں بہت ہوتی ہے حیراں صُغراؑ
خود بخود بانوؑ کے واں دل پہ اثر ہوتا ہے — گھر میں جب ہوتی ہے ہجر میں گریاں صُغراؑ
رو کے کہتی ہے تصور میں علی اصغرؑ کے — بن ترے زیست سے ہو جائے گی نالاں صُغراؑ
بدلے صحت کے مرے حق میں یہ دعا ہووے — موت آجائے تجھے اب کسی عنواں صُغراؑ
ایک مدت سے جو آیا نہیں خط بابا کا — اس لئے حد سے زیادہ ہے پریشاں صُغراؑ
کبھی کھاتی ہے پچھاڑیں کبھی کرتی ہے بکا — مثلِ آئینہ کبھی رہتی ہے حیراں صُغراؑ
یاد آجاتی ہیں اصغرؑ کی جو بھولی باتیں — غش پہ غش آتے ہیں ہو جاتی ہے بے جاں صُغراؑ
دیکھنے والے بھی دل تھام کے رو دیتے ہیں — یوں رضیؔ غم میں رہا کرتی ہے گریاں صُغراؑ

نوحہ ۱۳

آمدِ محرم

سر پیٹو محبو کرو تم گریہ و زاری آیا ہے محرم — خاتونِ جناں آتی ہیں مجلس میں تمہاری آیا ہے محرم
فرماتی ہیں زہراؑ یہ بصد اشک فشانی جو پایا نہ پانی — تم ان کے مصائب پہ کرو گریہ و زاری آیا ہے محرم
کرتے ہیں بکا فاطمہؑ و حیدرؑ و شبرؑ اور جملہ پیمبرؑ — کیوں شہ کے غلاموں پہ بھی رقت نہ ہو طاری آیا ہے محرم
مضطر ہیں بہت جن و ملک شہ کے الم میں مظلوم کے غم میں — مغموم پیمبرؐ ہیں تو مسرور ہیں ناری آیا ہے محرم

انصار و عزیز و رفقائے شہ کے سارے اب جائیں گے مارے — ہو گی شہِ مظلوم کی عترت کی بھی خواری آیا ہے محرم
بعد شہِ دیں آئے گی عترت پہ تباہی فریادِ الٰہی — پائے گی دکھ درد و الم شاہ کی پیاری آیا ہے محرم
اس ماہ میں ہیں آلِ نبیؐ مضطر و حیراں با حالِ پریشاں — سجادؑ دن رات کرے گا گریہ و زاری آیا ہے محرم

نوحہ ۱۴

شہادت حضرت حُرؑ

لاشے کو لئے گود میں فرماتے تھے سرورؑ اے حُرِ دلاور — دنیا سے تو پیاسا ہی سدھارا سوئے کوثر اے حُرِ دلاور
اس طرح مرے ساتھ رفاقت ہے نباہی جاں اپنی گنوائی — جس طرح فدا ہوں گے سب خویش و برادر اے حُرِ دلاور
افسوس کہ مہمانی تری کر نہ سکے ہم اس کا ہے بہت غم — حیدرؑ سے نہ شکوا مرا تو کرنا برادر اے حُرِ دلاور
مرنے سے ترے اہلِ حرم کو ہے بہت غم سب کرتے ہیں ماتم — اکبرؑ بھی روتے ہیں کبھی قاسمؑ بے پر اے حُرِ دلاور
مجھ پہ جو فدا ہو گیا اس کی یہ جزا ہے جنت کو چلا ہے — ہوئے گا کسی وقت میں ماتم ترا گھر گھر اے حُرِ دلاور
اس وقت کا احوال رضاؔ کہہ نہیں سکتا اک حشر تھا برپا — جب کہتے تھے سر پیٹ کے لاشہ پہ یہ سرورؑ اے حُرِ دلاور

نوحہ ۱۵

شہادت عونؑ و محمدؑ پسرانِ حضرت زینبؑ

کہتے تھے آلِ عباؑ مر گئے زینبؑ کے لال — ہائے یہ کیا ہو گیا مر گئے زینبؑ کے لال
تیر و سناں کھا کے ہائے گر پڑے دو سر کٹے — لاش کو جا کے لائے مر گئے زینبؑ کے لال
جورِ عدو نے کیا خون میں نہلا دیا — ہنستے ہیں اب اشقیا مر گئے زینبؑ کے لال

ماموں پہ قرباں ہوئے پیاس سے بے جاں ہوئے — زخموں سے حیراں ہوتے مرگئے زینبؑ کے لال
لپٹے ہیں وہ سر کٹائے اور لہو میں نہلائے — کیا ہوا یہ ہائے ہائے مرگئے زینبؑ کے لال
شہ پر فدا ہوگئے حق سے ادا ہوگئے — ماں سے جُدا ہو گئے مرگئے زینبؑ کے لال
قول یہ اکبرؑ کا تھا کیا ہوا اے کبریا — ہائے میں جیتا رہا مرگئے زینبؑ کے لال
پیٹتے ہیں بویں سر غش میں شہِ بحر و بر — کہتے ہیں سب یکدگر مرگئے زینبؑ کے لال
کرتہ قدیر اب مقال کہتے ہیں سب خستہ حال — مرگئے زینب کے لال مرگئے زینبؑ کے لال

نوحہ ۱۶

شہادت حضرت قاسمؑ

تھا یہ ماں کا سخن قاسمِؑ گلبدن — میرے گل پیرہن قاسمِؑ گلبدن
مِل کے ماں سے گئے پر نہ واپس ہوئے — ہو کہاں جانِ من قاسمِؑ گلبدن
اے مرے دلربا کیا پسند آگیا — کربلا کا یہ بن قاسمِؑ گلبدن
کیسی موت آگئی کیا نظر کھا گئی — ہائے ابنِ حسنؑ قاسمِؑ گلبدن
شاد تھا میرا جی تجھ سے تھی زندگی — اے مرے کم سخن قاسمِؑ گلبدن
کچھ تو میری سنو اور اپنی کہو — مہ جبیں سیم تن قاسمِؑ گلبدن
خاک مُنہ پر ملے آئی ہوں سر کھلے — کچھ تو کرو تم سخن قاسمِؑ گلبدن
دیکھوں کیا مہ لقا حال ہے جو ترا — ٹکڑے ٹکڑے ہے تن قاسمِؑ گلبدن
حال سجاد وہ تو کرے کیا رقم — تھا جو ماں کا سخن قاسمِؑ گلبدن

نوحہ ۱۷

شہادت حضرت عباسؑ علمدار

عاشور کی وہ رات وہ سناٹے کا عالم — فطرت کی خموشی میں فرشتوں کا وہ ماتم
سویا ہوا رن میں اسد اللہ کا ضیغم — اور خون میں ڈوبا ہوا اسلام کا پرچم

عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے

دیکھی نہ گئی بچوں کی جب تشنہ دہانی — آنکھوں میں کھٹکنے لگی موجوں کی روانی
پانی کے لئے اپنا لہو کر دیا پانی — بچپن پہ سکینہؑ کے فدا کر دی جوانی

عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے

قبضہ میں تھی تلوار کہ قبضہ میں خدائی — دو ہاتھ چلی تھی کہ ترائی نظر آئی
بھائی کی وغا دُور سے دیکھا کئے بھائی — یوں شانِ وفا تو نے وفادار دکھائی

عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے

ناکام ہوئی دشمنوں کی کوششیں پیہم — گرنے نہ دیا خاک پہ اسلام کا پرچم
جب تک رہی جان جسم میں سینہ میں رہا دم — رتی پہ ٹہلتا رہا اسلام کا ضیغم

عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے

دنیا سے گیا شان وفاؤں کی دکھا کر — پانی نہ پیا پھینک دیا مُنہ کو لگا کر
گھوڑے سے گرے خاک پہ بازو کو کٹا کر — سویا بھی تو سوئی ہوئی ملت کو جگا کر

عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے

اے فاطمہ زہرا کے قمر نیّرِ تاباں — بازوئے حسینؑ ابنِ علیؑ ناصرِ ایماں
خالق کی قسم کر گیا اسلام پہ احساں — اے مشکِ سکینہؑ کے محافظ ترے قرباں
عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے
کاظم کوئی کرتا ہے تو کرنے دو بہانہ — گونجے گا فضاؤں میں وفاؤں کا ترانہ
ہر رنگ میں ڈھل جائے گا یہ غم کا فسانہ — فطرت تو نہ بدلے گی بدل جائے زمانہ
عباسؑ تجھے اہلِ وفا یاد کریں گے۔

نوحہ ۱۸

شہادت حضرت عباسؑ

دم توڑتے ہیں نہر پہ عباسؑ یا علیؑ — خیمہ میں بنتِ شاہ کو ہے پیاس یا علیؑ
گھوڑے سے گر رہے تھے جو عباسؑ یا علیؑ — شانے قلم تھے کوئی نہ تھا پاس یا علیؑ
ہیں چور چور آج وہ نہرِ فرات پر — کل تک تھے کربلا کے جو الیاس یا علیؑ
سیدانیاں ہیں آنے کو اب اس کی لاش پر — جس سے نبیؐ کی آل کو تھی آس یا علیؑ
تیرِ ستم ہیں آنکھوں میں پیوست دیکھئے — تیغوں سے چور چور ہیں عباسؑ یا علیؑ
دل کی طرح سے بیٹھی ہے حالت حسینؑ کی — لاشے کے پاس بیٹھے ہیں بے آس یا علیؑ
مشک و علم کو نہر سے لے جاتے ہیں حسینؑ — جلتی زمیں پہ سوتے ہیں عباسؑ یا علیؑ
اس بات کا خیال تو فرمائیے حضور — حلمیؔ ہو اور آپ سے بے آس یا علیؑ

نوحہ ۱۹

شہادت حضرت علی اکبرؑ

سینہ پہ رکھے ہاتھ یہ اکبرؑ نے سنایا منہ پھیر لو بابا — صبر آئے گا کیونکر جو میں دنیا سے اٹھوں گا منہ پھیر لو بابا
بابا مرے سینے سے بہت خون بہا ہے، دم ٹوٹ رہا ہے — تڑپوں گا تو خالو میں کبھی دل نہ رہے گا منہ پھیر لو بابا
کھنچتی ہیں رگیں تنکے تشنج کے ہیں آثار دم رکتا ہے ہر بار — تڑپائے گا حسرت کو مرا ہچکیاں لینا منہ پھیر لو بابا
مرتا ہے جوانی کا نہ کیوں ایڑیاں رگڑوں بیچین بہت ہوں — صورت مری اب بن گئی ہے موت کا نقشہ منہ پھیر لو بابا
ٹوٹی ہوئی برچھی کی کھٹک ہے مرے سینے میں ہے درد جگر میں — ہیں آپ ضعیف اور جواں بیٹا ہے مرتا منہ پھیر لو بابا
یہ ہاتھ جو کھنچتا ہے تو بڑھ جاتا ہے یہ ہاتھ ہم چھوٹتے ہیں ساتھ — ہے نزع کا ہنگام بس اب کوچ ہے میرا منہ پھیر لو بابا
داور یہی کہتا تھا جواں اے شہِ عالی ہے چین نہ ہو دل — منہ پھیر لو، منہ پھیر لو منہ پھیر لو بابا منہ پھیر لو بابا

نوحہ ۲۰

شہادت حضرت علی اکبرؑ

کرتی تھی بانو فغاں۔ مر گئے اکبرؑ جواں — سینہ پہ کھائی سناں۔ مر گئے اکبرؑ جواں
ماں کو یہ ارمان تھا۔ بیاہ رچاؤں ترا — چل دیئے سوئے جناں۔ مر گئے اکبرؑ جواں
صغراؑ نے خط ہے لکھا۔ بھائی نہ کرلینا بیاہ؟ — بیاہ کرے کس کا ماں۔ مر گئے اکبرؑ جواں
بہنوں کو ارمان تھا۔ نیگ کے لینے کا آہ — مر گیا بھائی جواں۔ مر گئے اکبرؑ جواں
کھا کے سناں قلب پر مر گیا وہ شیرِ نر — سال تھا اٹھارواں۔ مر گئے اکبرؑ جواں

گیسوؤں والا مرا۔ گھر کا اُجالا مرا
کرتی تھی ماں یہ فغاں۔ مرگئے اکبرؑ جواں

بہنوں کو تھی کتنی چاہ، بیمار چلانے کی آہ
اُٹھتا ہے نوحہ خواں۔ مرگئے اکبرؑ جواں

نوحہ ۲۱

شہادت حضرت علی اصغرؑ

کہتی تھی اصغرؑ کی ماں۔ اے میرے غنچہ دہاں
چل دیئے سوئے جناں۔ اے میرے غنچہ دہاں

میں ہوں نصیبوں جلی۔ میری کمائی لُٹی
چھن گیا آرام جاں۔ اے میرے غنچہ دہاں

پھول سا کملا گیا۔ کھاتے ہی تیرِ جفا
تو کہاں ناوک کہاں اے میرے غنچہ دہاں

جھولا جھلاؤں تجھے۔ دودھ پلاؤں تجھے
اُٹھو تو قربان ماں اے میرے غنچہ دہاں

کس کی نظر کھا گئی۔ موت تجھے آ گئی
ہو گیا کیا میری جاں اے میرے غنچہ دہاں

رن میں تمہیں مہ جبیں۔ پانی ملا یا نہیں
منہ سے ہے کیوں خوں رواں اے میرے غنچہ دہاں

بال جھنڈولے ترے۔ خاک میں ہیں کیوں اَٹے
کچھ نہیں کرتے بیاں اے میرے غنچہ دہاں

ننھے شہیدِ جفا۔ پانی نہ تجھ کو ملا
اُٹھتا ہے دل سے دھواں اے میرے غنچہ دہاں

بولی مقدس یہ ماں ہوتا ہے مجھ پر عیاں
تم گئے سوئے جناں اے میرے غنچہ دہاں

نوحہ ۲۲

شہادت حضرت علی اصغرؑ

دیدار مجھے دکھلا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ
دلِ دکھیا کا بہلا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

یہ رات اندھیری سونا بن ہے لال تمہارا بالا پن
ڈر جاؤ گے پیارے آجاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

اصغرؑ میں تمہاری دائی ہوں روٹھے ہو منانے آئی ہوں
من جاؤ نہ روٹھو آجاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

دنیا مری کیا برباد ہوئی اجڑی مری گودی کو کھ جلی
اس لوٹے نگر پر چھا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

میں دودھ بڑھائی کر نہ سکی منت بھی کوئی تیری بڑھی
ماں طوق بڑھانے آجاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

کس بات پہ ہو اس ماں سے خفا اے ہنسلیوں والے مہ لقا
مرتی ہے ماں دفنا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

نادان مسافر تشنہ دہن کیا کہہ کے پکاروں شکِ چمن
تم طرزِ فغاں تبلا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

اے ہنسلیوں والے تشنہ دہاں گردن پہ لگا ہے تیر کماں
للہ مجھے دکھلا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

زائر بھی ہے نالے مادر کے قرباں ہو تجھ پہ ماں اصغرؑ
روتی ہوں مجھے سمجھا جاؤ آؤ علی اصغرؑ آجاؤ

نوحہ ۲۳

آخری رخصت امام حسینؑ

کہتے تھے شاہِ ہدا جاتے ہیں مرنے کو ہم
اے حرمِ مصطفےٰ جاتے ہیں مرنے کو ہم

آخری رخصت کو میں آیا ہوں خیمہ میں ہاں
حافظ و ناصر خدا جاتے ہیں مرنے کو ہم

وعدہ جو طفلی میں تھا نانا سے اپنے کیا
کرنے کو اس کے وفا جاتے ہیں مرنے کو ہم

اکبرؑ و عباسؑ بھی قاسمؑ ناشاد بھی
ہو گئے حق پر فدا جاتے ہیں مرنے کو ہم

زینبؑ و کلثومؑ آؤ۔ بانوئے مغموم آؤ
ہیں کہاں زین العباؑ جاتے ہیں مرنے کو ہم

بعد مرے قتل کے طرفہ ستم ہو جائینگے
رحم نہ ہوگا ذرا جاتے ہیں مرنے کو ہم

بیبیوں بچوں پہ آہ ظلم کرے گی سپاہ
باندھے گی بازو گلا جاتے ہیں مرنے کو ہم

ہے یہ وصیت مری تم سے اے بنتِ علیؑ
دینا نہ اس کو بھلا جاتے ہیں مرنے کو ہم

ظلم جو اعدا کریں سہنا بہن تم انھیں
لانا نہ لب پر گلہ جاتے ہیں مرنے کو ہم

چھینیں ردا بھی اگر سر سے ترے اہلِ شر
کرنا نہ تم بد دُعا جاتے ہیں مرنے کو ہم

جانا ہے بازار میں اور بھرے دربار میں
رنج نہ کرنا ذرا جاتے ہیں مرنے کو ہم

ناز تھا محشر بپا اس گھڑی خیمہ میں آہ
کہتے تھے شاہِ ہدا جاتے ہیں مرنے کو ہم

نوحہ ۲۴

شہادت امام حسینؑ

دو روز کے پیاسے ہائے حسینؑ احمدؐ کے نواسے ہائے حسینؑ
سر آپ کا کاٹا ظالم نے شمشیر جفا سے ہائے حسینؑ

کیا وقتِ مصیبت آئی تھا تیغوں سے بدن جب چُور ہوا
زخم آپکے باندھے زینبؑ نے زہراؑ کی ردا سے ہائے حسینؑ

تھے آپ بڑے نازوں سے پلے گر چند قدم مسجد میں چلے
دیتے تھے ہوا محبوبِ خداؐ دامانِ قبا سے ہائے حسینؑ

تر خوں میں کیا عمامے کو نیزوں سے مشک جامے کو
امت نے نہ کی کچھ شرم و حیا محبوبِ خداؐ سے ہائے حسینؑ

خط سینکڑوں لکھ کر بلوایا زہراؑ دینیؐ کو رلوایا
دنیا کیلئے پیش آئے لعین تدبیر و دغا سے ہائے حسینؑ

لب خشک تھے اور خالی تھا شکم مہمان پہ تھے ظلم و ستم
محروم رہا ہوگا نہ کوئی یوں آبِ غذا سے ہائے حسینؑ

ہفتم سے بند آبِ رواں تھے کوفی و شامی دشمنِ جاں
تکلیفیں اٹھا کر کوچ کیا اس دارِ فنا سے ہائے حسینؑ

بے سایہ پڑا ہے دھوپ میں تن جلتی ہے زمیں پامال ہے بدن
زخموں میں بھری ہے ریگِ رواں جنگل کی ہوا سے ہائے حسینؑ

بچے تھے جو سارے تشنہ دہاں خیمے کے عقب کھدوایا کنواں
اعدا نے اسے بھی بند کیا سب رہ گئے پیاسے ہائے حسینؑ

مجروح تھا سینہ پہلو بھی بازو بھی جبیں بھی ابرو بھی
شمشیر و سناں خنجر سے پتھر سے عصا سے ہائے حسینؑ

بعد آپکے کیا کیا ظلم سہے اک سال برابر قید رہے
چھوٹے بصد آفت اہلِ حرم زندانِ بلا سے ہائے حسینؑ

جن روتے ہیں شیشے کو اور ملک کیا غم میں اثر ہے آج تلک
آتی ہے صدا ناجیؔ ہم کو یہ ارض و سما سے ہائے حسینؑ

نوحہ ۲۵

شہادت امام حسینؑ

شبیرؑ کو سر دے کر اسلام بچانا ہے
کونین ہیں قدموں پہ ریتی پہ ٹھکانا ہے

اکبرؑ پہ نظر ڈالو قاسم کی طرف دیکھو
مرنے کے ارادے ہیں جینے کا زمانہ ہے

یہ خون بھرے چہرے یہ کفر شکن نظریں
حیدرؑ کا گھرانا ہے شیروں کا گھرانا ہے

شبیرؑ کے ہاتھوں کا بوسہ تو کوئی لے لے
ننھے سے مجاہد کو میدان میں لانا ہے

دیکھا ہی ابھی کیا ہے دنیا کی نگاہوں نے
رکھ کر ابھی ہاتھوں پر دل اپنا دکھانا ہے

کوثر کے یہ مالک ہیں پانی کی طلب کیسی
سوئی ہوئی ملت کی غیرت کو جگانا ہے

اُمت کی محبت میں بچوں کو فدا کر کے
دنیا سے محبت کا قانون بنانا ہے

یہ کس نے جھکایا ہے سر طاعتِ خالق میں
کیا سر ہے کہ سجدے سے قاتل کو اٹھانا ہے

احمدؐ کا نواسہ ہے معراج بھی پائے گا
نیزے کی بلندی سے قرآن سنانا ہے

لفظوں سے حکومت کی بنیاد ہلانا ہے
سجادؑ کو ظالم کے دربار میں جانا ہے

اسلام کو دینی ہے ہر سال حیاتِ نو
کیا تو نے کہا غافل یہ ذکر پرانا ہے

کس خون سے لکھا ہے مٹنے کا نہیں ہرگز
اے صفحۂ گیتی یہ بے کس کا فسانہ ہے

اب اپنے غلاموں سے شبیرؑ کا پرسہ لے
اے صاحبِ عصر آجا اک دن تجھے آنا ہے

ہے نجم کی ہستی کیا اے کرب و بلا والے
کس نے تجھے سمجھا ہے کس نے تجھے جانا ہے

نوحہ ۲۶

شہادت امام حسینؑ

فاطمہ کرتی تھی یہ کہکر بکا مرے گود کے پالے حسینؑ — ظالم بد دین نے کاٹا گلا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
پانی کا اک جام نہ تجھکو دیا شمر نے مطلق نہ کی شرم و حیا — قتل تجھے نہر پہ پیاسا کیا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
نورِ نگاہِ علیِ مرتضیٰ شیفتہ و فدیۂ راہِ خدا — راحت و آرام دلِ مصطفیٰ ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
خاکِ بیابان کی بنی ہے کفن غسل ترا ہو گیا خونِ بدن — دفن نہ اب تک ہوا لاشہ ترا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
کاٹ لیا ظالموں نے تیرا سر گھوڑوں کو دوڑایا تیری لاش پر — عضو تن اک ایک ہوا ہے جدا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
میں نے تھا کس ناز سے پالا تجھے روتے نہ دیتی تھی میں اصلا تجھے — آج ہے بے گور و کفن تو پڑا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
غم سے نہیں ہے مرے دل کو قرار دیکھ رہی ہوں میں یہ حال زار — دھوپ میں ہے لاشہ بے سر ترا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
کیوں نہ تری لاش کے قربان ہوں تیری بلائیں میں نہ کس طرح لوں — بخشش امت کیلئے سر دیا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ
لائق مغموم و حزیں طول خلد میں روتے تھے علی و رسول — کہتی تھی جب رو کے خیر النسا ہائے مرے گود کے پالے حسینؑ

نوحہ ۲۷

شہادت امام حسینؑ

پیاسا گلا لعینوں نے کاٹا حسینؑ کا — ہے آج کربلا میں یہ رتبہ حسینؑ کا
پہرے لگے فرات پہ پیاسوں کے واسطے — خشکی میں غرق ہو گیا بیڑا حسینؑ کا

زخموں میں سر سے تا بہ قدم جسم چور ہے — پہچانتا نہیں کوئی چہرہ حسینؑ کا
اکبرؑ کا داغ اٹھا کے ہے پھر خدنگِ ظلم — یہ دل حسینؑ کا تھا یہ سینہ حسینؑ کا
امت کے ڈوبنے میں بنے آپ ناخدا — کشتی نوحؑ بن گیا کنبہ حسینؑ کا